اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ كِتَابًا كَرِيمًا، وَهَدَانَا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: ﴿وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾[١].

حضرات وخواتینِ اسلام میرے عزیز بھائیو اور دوستو! بلاشبہ صراط مستقیم اور سیدھا راستہ دین ودنیا کی کامیابی کا ذریعہ ہے یہ مومن کا مقصود اور مطلوب ہے اسی لئے ہر مسلمان باری تعالی سے اس کا سوال کرتا ہے اور نماز

(١) آل عمران : ١٠١.

کی ہر رکعت میں باربار صراط مستقیم اور راہ ہدایت کی اس طرح دعا کرتا ہے: (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ* صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)[1]. ہم کو سیدھا راستہ دکھادے ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام فرمایا ہے نہ کہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا ہے اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہوگئے، بندے کی اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے اس کے جواب میں باری تعالی ارشاد فرماتا ہے: « هَذَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ »[2]. یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرے بندے کیلئے وہ چیز ہے جس کا اس نے سوال کیا ہے،

تمام انبیائے کرام صراط مستقیم پر فائز تھے اور اسی کی طرف بلاتے تھے

! رفیقانِ ملت اسلامیہ! جیساکہ عرض کیا گیا کہ صراط مستقیم اور سیدھا راستہ دنیا اور آخرت کی کامیابی کا سبب ہے اسی لئے تمام انبیائے کرام علیہم السلام صراط مستقیم کے اعلی مرتبے پر فائز تھے اور لوگوں کو اس کی طرف بلاتے تھے

---

(١) الفاتحة : ٦ — ٧ .
(٢) مسلم : ٣٩٥.

باری تعالی نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:(وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[1]. اور ان کے کچھ آباء واجداد اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو (ہم نے راہ حق دکھائی) اور ان سب کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو صراط مستقیم کی ہدایت کی، چنانچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شان میں قرآن کریم فرما رہا ہے :(إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ* شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[2]. بے شک ابراہیم بڑے مقتدا تھے اللہ تعالی کے فرمانبردار (اور اس کی طرف) یک سو رہنے والے تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے اللہ نے ان کو منتخب فرمالیا تھا اور ان کو سیدھے راستے پر ڈال دیا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ابا کو اسی سیدھے راستے کیطرف بلاتے ہوئے ان سے فرمایا تھا:(يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا

(١) الأنعام : ٨٧ .
(٢) النحل : ١٢٠ -١٢١.

سَوِيًّا)[1]. اے میرے ابا جان میرے پاس ایسا علم پہونچا ہے جو آپ کے پاس نہیں پہونچا تو آپ میرے کہنے پر چلیں میں آپ کو سیدھا راستہ بتلاوں گا، سیدنا موسی اور ہارون علیہما السلام کے بارے میں خدائے رب العزت کا ارشاد ہے: (وَهَدَيْنَاهُمَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ)[2]. اور ہم نے ان دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت کی، باری تعالی نے ہمارے نبی محمدِ عربي ﷺ پر اپنی نعمت مکمل فرمانے اور صراط مستقیم پر قائم فرمانے کا اس طرح اعلان فرمایا: (وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا)[3]. (اور تاکہ اللہ تعالی) آپ پر اپنی نعمتوں کی تکمیل فرمائے اور آپ کو سیدھے راستے پر لے چلے، ایک دوسری آیت میں آپ ﷺ سے فرمایا گیا: (فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[4]. تو آپ اس قرآن پر قائم رہئے جو آپ پر وحی کے ذریعے نازل کیا گیا ہے بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں، نبیٔ رحمۃ للعلمین ہر وقت اور ہر گھڑی اپنی امت کو صراط مستقیم اور

---

(١) مريم : ٤٣.
(٢) الصافات : ١١٨.
(٣) الفتح : ٢.
(٤) الزخرف : ٤٣.

سیدھے راستے کی اہمیت سمجھاتے اس کا مطلب بتلاتے اور اس پر قائم رہنے کی تاکید فرماتے رہتے چنانچہ سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مصطفی کریم ﷺ نے ہمیں سمجھانے کیلئے ایک سیدھی لکیر کھینچ کر ارشاد فرمایا: « هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ». یہ اللہ کا راستہ ہے، اس کے بعد آپ نے اس سیدھی لکیر کے دائیں بائیں اور کئی لکیریں کھینچیں پھر ان کے بارے میں فرمایا :« وَهَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ». یہ سب ایسے راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان بیٹھا ہوا انکی طرف بلا رہا ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی :﴿ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾[1].

اور یہ دین میرا راستہ ہے جو بالکل سیدھا ہے سو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ تمکو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کا مفہوم

(١) الدارمي : ٢٠٨ ، أحمد : ٤١٤٢ ، والآية من سورة الأنعام (١٥٣).

سامعینِ ذی وقار! (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) کا مطلب ہے یا اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھادے اور اس دین برحق کی پیروی کی توفیق عطا فرمادے جو تیرا پسندیدہ ہے اور جس کے ساتھ تونے نبیٔ رحمت ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے اور اس کی تبلیغ کا حکم فرمایا ہے :(قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ)(١).

آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میرے رب نے مجھکو ایک سیدھا راستہ بتلادیا ہے کہ وہ ایک دین ہے ابراہیم کا مستحکم طریقہ ہے جس میں ذرا کجی نہیں اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے،یہی اللہ کے اُن خاص بندوں کا راستہ ہے جن پر اللہ تعالی نے انعام واکرام فرمایاہے:(صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ)(٢).

ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام فرمایاہے، انعام پانے والے ان خاص بندوں کوایک آیت میں اس طرح ذکر کیاگیاہے:(وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ

---

(١) الأنعام: ١٦١ .
(٢) الفاتحة : ٧ .

وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُوْلَئِكَ رَفِيقًا)[1]. اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو ایسے لوگ بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیکو کار لوگ اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں

صراطِ مستقیم حاصل کرنے کے طریقے

صراط مستقیم کی دعا کرنے والو! صراط مستقیم کی ہدایت اور سیدھا راستہ پانے کا سب سے اہم اور بنیادی سبب ہے اللہ پر ایمان لانا اور اس کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا باری تعالی کا فرمان عالیشان ہے :(فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا)[2]. سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کو مضبوطی کے ساتھ پکڑا سو ایسے لوگوں کو اللہ تعالی اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا اور ان کو اپنے تک سیدھا راستہ بتلائے گا، ایک

---

(١) النساء : ٦٩.
(٢) النساء : ١٧٥.

دوسری آیت میں ارشاد ہے :(وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[1]. اور جو شخص اللہ کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے تو اس کو ضرور راہ راست کی ہدایت کی جاتی ہے سیدھا راستہ پانے کا دوسرا اہم سبب اللہ کی اطاعت وعبادت ہے باری تعالی اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرمارہا ہے:(وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ)[2]. اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے، اسی طرح صراط مستقیم تک پہونچنے کا ایک اہم ذریعہ نبیٔ اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ہے اور عبادات ومعاملات مین آپ ﷺ کی سچی پیروی کرنا ہے:(وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ* صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ)[3]. بے شک آپ سیدھے راستے کی ہدایت کررہے ہیں یعنی اس اللہ کے راستے کی کہ اسی کا ہے جوکچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے، ایسے ہی دین کا صحیح علم انسان کو صراط مستقیم تک پہونچا دیتا ہے اور اس کو حق وباطل

(١) آل عمران : ١٠١.

(٢) تفسير الطبري: (٣٥/١٨) والآية من سورة يس : ٦١.

(٣) الشورى ٥٢ – ٥٣ .

اور صحیح غلط کی پہچان عطا کردیتا ہے اسی سلسلے میں قرآن کریم ارشاد فرمارہا ہے (**وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ)**[1]. اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور غلبہ والے لائق تعریف اللہ کا راستہ بتلاتا ہے

صراطِ مستقیم کی دعامانگتے رہنا بڑی سعادت ہے

رفیقانِ گرامی قدر! سیدھے راستے کی دعا کرنا اور اللہ تعالی سے ہدایت کا سوال کرتے رہنا بہت بڑی سعادت اور نیک بختی ہے اسی لئے اللہ کے محبوب ﷺ ہمیشہ اس کی دعا فرمایا کرتے چنانچہ آپ ﷺ جب تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو نماز سے پہلے یہ دعا پڑھتے: **« اللهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ**

---

(١) سبأ : ٦.

مُسْتَقِيمٍ»[1]. اے میرے اللہ جبریل میکائیل اور اسرافیل کے رب آسمان وزمین کو پیدا فرمانے والے پوشیدہ اور ظاہر کو یکسان طور پر جاننے والے تو ہی فیصلہ فرمائے گا بندوں کے درمیان ان کے اختلافات کے بارے میں مجھے اپنی خاص توفیق سے اس راہ حق پر چلا جس کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہوگیا ہے بے شک تو جس کو چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیتا ہے

صراطِ مستقیم پانے کا ثمرہ

برادرانِ ملت اسلامیہ! صراط مستقیم پانے کا ثمرہ اور نتیجہ یہ ہیکہ ایسے بندوں کو اللہ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہوجاتی ہے اللہ تعالی ان کو نور ہدایت عطا فرمادیتا ہے اور ان کو راہ راست پر قائم رکھتا ہے باری تعالی کا ارشاد ہے :(قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ* يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[2]. تحقیق کہ تمھارے پاس اللہ

---

(١) مسلم : ٧٧٠.
(٢) المائدة : ١٥ – ١٦.

کی طرف سے ایک نور اور ایک واضح کتاب آگئی ہے کہ اس کے ذریعے سے اللہ تعالی ایسے لوگوں کو جو اس کی رضاء کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور ان کو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور ان کو راہ راست پر قائم رکھتا ہے، اسی طرح صراط مستقیم رحمت الہی حاصل کرنے اور جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے :(وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[1]. اور اللہ تعالی تم لوگوں کو دارالسلام یعنی دارالبقاکی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے ،اب ذرا ہم اپنے آپ سے سوٴال کریں کہ کیا ہم اعمال صالحہ اور اخلاق کریمانہ کا اہتمام کرکے صراط مستقیم حاصل کرنے کی سعی کریں گے اس کے لئے دعا کریں گے ؟ اور اپنے بچوں کیلئے اسوہ اور نمونہ بنکر انکو بھی اس کی ترغیب دیں گے ؟ آخر میں بارگاہ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین: ہم کو صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرما اور اپنے نیک بندوں کے راستے پر چلا دے ہمیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خلوت وجلوت میں صبر

(١) يونس : ٢٥.

وشکر کی توفیق عطا فرما اپنے احکام اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما، ہماری زبانوں کو اپنے ذِکر سے تر ہمارے اعضا و جوارح کو اپنے احکام کا پابند اور ہمارے قلوب کو اپنی محبت سے معمور فرما تمام ظاہری و باطنی گناہوں اور ہر قسم کی خرافات سے ہماری حفاظت فرما ہمیں اور ہماری اولاد کو علم مطالعہ اور تحقیق کا خوگر بنادے، ہمیں اپنے آباء واجداد اور والدین کا اور ہمارے بچوں کو ہمارا فرمانبردار اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا ، ہم پر باران رحمت نازل فرما نیز نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دوام عطا فرما، ہمارے والدین اعزاء واقارب اور پوری امت مسلمہ کی مغفرت فرما، متحدہ عرب امارات کو علم وثقافت عزت واحترام تعمیر وترقی صفائی وپاکیزگی اور حسن وجمال کا وطن بنا اس وطنِ عزیز کے بانی شیخ زاید اور دیگر مرحومین شیوخ پر رحمت نازل فرما، شیخ خلیفہ کو صحت وعافیت سے نوازدے، متحدہ عرب امارات اور عالمِ اسلام سمیت پوری دنیا کو امن وامان کا گھوارہ بنا، اس ملک کے حکمراں عوام اور مقیمین کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرما

وفقني الله وإياكم لصالح الاعمال

وصلي الله علي سيدنا ونبينا وحبيبنا محمد وعلي آله وصحبه اجمعين وعلي من تبعهم بإحسان الي يوم الدين